رسائل اشہریہ انتصار و ذیل انتصار و ہدیہ ازہار
کے گمراہ کن افکار و خیالات پر ایک علمی و فکری رسالہ
بنام
ضربِ حیدری بر فتنۂ اشہری
ازقلم
ضیغم اہلسنت حضرت علامہ مولانا
مفتی اسلم القادری برکاتی
کلکتوی مقیم حال گجرات انڈیا
ناشر
جماعت رضائے مصطفےٰ ناگپور
نزد درگاہ بغدادی شاہ شطرنجی پورہ ناگپور۔ 440008
تاج الشریعہ سلامت رہیں
TAJUSH SHARIAH SALAAMAT RAHEIN
JAMAT RAZA-E-MUSTAFA
MARKAZ-E-AHLESUNNAT

JAMAT RAZA-E-MUSTAFA — جماعت رضائے مصطفےٰ

Sarparast: Huzoor Tajushshariah Mufti Muhammad Akhtar Raza Khan Qadri Azhari — سر پرست: فقیہ اسلام قاضی القضاۃ فی الہند حضور تاج الشریعہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری ازہری

An ISO 9001 : 2008 Certified Organization

President: Muhammad Asjad Raza Khan Qadri Razvi — صدر: محمد عسجد رضا قادری رضوی

Head Office: Dargah-E- A'ala Hazrat, 82, Saudagaran, Bareilly Sharif U.P. 243003 ★ ۲۴۳۰۰۳

Reg.Office: E-58, Ekta Appartment, DDA Flats, Saket, Delhi-110017, India ★ رجسٹرڈ دفتر: ای ۵۸، ایکتا اپارٹمنٹ، ڈی ڈی اے فلیٹ، ساکیت، دہلی، ۱۱۰۰۱۷، الہند

Branch Office: Near Dargah-E-Baghdadishah, Shatranjipura, Nagpur 440008. (M.S.) India. ★ शाखा ऑफिस : दरगाह ए बगदादिशाह के पास, शतरंजीपुरा, नागपुर-४४०००८. (म.ह.) इंडिया

حضورتاج الشریعہ کا پیغام حق اہلِ سنت کے نام

بتصدیق وتائید حضور محدث کبیر حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب قادری رضوی امجدی

انیس احمد ساکن بنگالی پنجہ کے یہاں ہونا قرار پائی۔ ہم لوگ وہاں موجود رہے۔ انتظار کرتے رہے۔ مولوی غلام محمد خاں مجلس میں نہیں آئے اور اس سلسلے میں وقتاً فوقتاً فوقتاً تحریری طور پر گفتگو ہوتی رہی لیکن وہ اسپر اڑے رہے۔ شمیم نوری بے شک کافر ہے۔ اسکا کوئی ثبوت مہیا نہ کر سکے۔ لہٰذا حکم کفران پر لوٹا۔ اور آخر وقت تک یہ کوشش کی جاتی رہی کہ مفتی صاحب رجوع کر لے لیکن انھوں نے رجوع نہیں کیا۔ انکی وفات کے بعد برسوں کے بعد یہ مشہور کیا گیا کہ انھوں نے توبہ ورجوع کر لیا ہے مگر انکی وہ توبہ ثابت نہیں ہے۔ خود حسینی میاں جن سے یہ بیان منسوب ہے انھوں نے غلام محمد خاں کی نماز جنازہ نہیں پڑھی اور بالاخر جب ان سے اس سلسلے میں سوال کیا گیا تو انھوں نے ایک تحریر میرے پاس بھیجی جسکا خلاصہ یہ ہے کہ شمیم نوری کی تکفیر کے تعلق سے غلام محمد خاں نے کوئی رجوع نہیں کیا ان باتوں کی روشنی میں یہ بات صاف ہو جاتی ہے کہ انکا عرس منانا لوگوں کو گمراہ کرنا ہے اور جانتے ہوئے اس عرس میں لوگوں کی شرکت حرام از کام بدانجام ہے۔

نوٹ: اس پیغام حق کو پڑھنے کے بعد اور حضرت کی آواز (آڈیو میں) سننے کے بعد جو امام اس عرس میں شرکت کرتا ہے اسکے پیچھے نماز جائز نہیں۔

بتاریخ: یکم نومبر ۲۰۱۵ء

بروز اتوار

بوقت رات ۶ بجے۔

مقام بریلی شریف

الفقیر محمد اختر رضا القادری

Visit us: www.jamatrazaemustafa.org, Email: president@jramail.org, asjadraza@gmial.com Contact: 09897007120, 0581-2458543

Br. Email : jamatrazaemustafangp@gmail.com. M : 9422123325, 9595292029, 9370669892, 9823832360, 9975037861, 9325656992

JAMAT RAZA-E-MUSTAFA

Sarparast:
Huzoor Tajushshariah Mufti Muhammad Akhtar Raza Khan Qadri Azhari

سر پرست:
فقیہ اسلام قاضی القضاۃ فی الہند حضور تاج الشریعہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری ازہری

An ISO 9001 : 2008 Certified Organization

President:
Muhammad Asjad Raza Khan Qadri Razvi

صدر:
محمد عسجد رضا قادری رضوی

Head Office:
Dargah-E- A'ala Hazrat, 82, Saudagaran, Bareilly Sharif U.P. 243003

صدر دفتر:
۸۲/سوداگران رضانگر بریلی شریف یوپی (الہند) ۲۴۳۰۰۳

Reg.Office:
E-58, Ekta Appartment, DDA Flats, Saket, Delhi-110017, India

رجسٹرد دفتر:
ای۵۸،ایکتا اپارٹمنٹ، ڈی ڈی اے فلیٹ، ساکیت، دہلی، ۱۱۰۰۱۷، الہند

Branch Office :
Near Dargah-E-Baghdadishah, Shatranjipura, Nagpur 440008. (M.S.) India.

शाखा ऑफिस :
दरगाह ए बगदादिशाह के पास, शतरंजीपुरा, नागपुर-४४०००८. (म.ह.) इंडिया

۹۲/۷۸۶

۷/مارچ ۲۰۱۶ء کو ناگپور میں محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری رضوی امجدی کی موجودگی میں میں نے اپنے بیان میں یہ کہا تھا کہ حضرت محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری رضوی امجدی اس سلسلے میں (یعنی غلام محمد خاں کے مسئلہ کے سلسلے میں) حکم کی حیثیت سے یہاں آئے تھے اور جو فیصلہ ہوا ہمارا اور علامہ کا ہم اسی فیصلہ پر قائم ہیں وہ غیر متبدل ہے اور ہم یہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ علمائے اہلسنت و جماعت کو اچھی توفیق عطا فرمائے اور مفتیان کرام تحقیق کے ساتھ جو فیصلہ کریں وہ عوام اور علماء سب کو پسند ہو **واخردعواء ناان الحمد للہ رب العالمین**

ناگپور سے واپسی پر جب میں گھر پہنچا تو معلوم ہوا کہ کچھ ناعاقب اندیش میرے اس بیان کا غلط مطلب نکال رہے ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں کہ میں نے اس مسئلہ کی تحقیق کا حکم جاری کیا ہے یہ سراسر غلط ہے جس کے رد کے لئے یہی کافی ہے کہ میں نے مجمع عام میں صاف واشکاف کہا کہ یہ فیصلہ غیر متبدل ہے متوفی کے زمانے میں تو تحقیق نہ ہوسکی اب پندرہ برس کے بعد تحقیق کا بیڑا سر پر اٹھایا ہے اور اس میں میں بھی جھوٹ کا سہارا لیا جارہا ہے اور کھلا بہتان مجھ پر باندھا جارہا ہے متوفی کے ہواخواہوں نے متوفی کی طرف سے الزام اٹھانے کے لیے بہت جتن کئے، سب سے بڑی کوشش ''انتصار'' اور ''ذیل انتصار'' کے نام سے منظر عام پر آئی، جس میں وکیل صفائی کو چاروناچار یہ ماننا پڑا کہ متوفی خاطی ہے اور انتصار میں نامحقق توبہ ورجوع کا سہارا رفع الزام کے لیے لیا، جب ہواخواہوں نے دیکھا کہ اس سے بھی کام نہ بنا تو الزام اٹھانے کے لئے تحقیق کا سہارا لیا، تادم تحریر کچھ ہاتھ نہ آیا، طرفہ تماشا یہ ہے کہ نام علم رکھنے والے صغیر و کبیر رفع الزام کے لیے اسی حکم یعنی محدث کبیر جس کو متوفی نے انی زندگی میں جانبداری کا الزام لگا کر مسترد کردیا تھا کے پاس چکر لگا رہے ہیں اور ان پر دباؤ ڈال رہے ہیں کہ وہ اس مسئلہ میں کچھ کریں بالواسطہ میرے پاس مجھ سے بھی یہی خواہش ہے اور اس سلسلے میں میرے لوگوں سے طویل گفتگو کرچکے ہیں اس تحقیق سے کیا حاصل؟ یہ تحقیق درپردہ یہ بتارہی ہے کہ متوفی نے بے تحقیق محض بے ثبوت شرع شمیم نوری کی تکفیر کی تھی، اب یک طرفہ اخباری بیانوں سے کرایہ کے گواہوں سے اور بالآخر شمیم نوری سے بیان بدلواکر اسے ملزم ٹھہرا کر پندرہ برس کے بعد متوفی کو بری کر دکھائیں تو متوفی کی براءت تو نہ ہوگی بیان بدلوانے والے اور جھوٹے بیانوں کا سہارا لینے والے اپنی عاقبت کی فکر کریں۔ نیز حق سے گریزاں ائمہ وواعظین وغیرہم بھی اپنی آخرت کی فکر کریں۔

قالہ بفمہ وأمر برقمہ

محمد أختر رضا القادری الأزہری غفرلہٗ

بریلی شریف

۱/شعبان المعظم ۱۴۳۷ھ

محمد اختر رضا قادری ازہری
21-10-2016

بقلمہ : عاشق حسین کشمیری غفرلہٗ

Visit us: www.jamatrazaemustafa.org, Email: president@jrmmail.org, asjadraza@gmial.com Contact: 09897007120, 0581-2458543
Br. Email : jamatrazaemustafangp@gmail.com. M : 9422123325, 9595292029, 9370669892, 9823832360, 9975037861, 9325656992

ضرب حیدری بر فتنہ اشہری

نام کتاب ۔۔۔ضرب حیدری بر فتنہ اشہری

ازقلم ۔۔۔ضیغم اہل سنت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اسلم القادری برکاتی کلکتوی مقیم حال گجرات انڈیا

کمپوزنگ ۔۔۔محمد احفاظ، ناگپور

سن اشاعت ۔۔۔۱۴؍محرم الحرام ۱۴۳۹ھ ۵؍اکتوبر ۲۰۱۷ء

تعداد اشاعت ۔۔۔ایک ہزار (۱۰۰۰)، بار اوّل

ناشر ۔۔۔جماعت رضائے مصطفےٰ، ناگپور

ملنے کا پتہ:

۱) دفتر مہنامہ، سنی آواز، گانجہ کھیت، ناگپور

۲) جامعہ جواری الفاطمہ، تاج آباد شریف، ناگپور

۳) دار العلوم احمدیہ بغدادیہ، شطرنجی پورہ، ناگپور

۴) دار العلوم گلشن بغداد، روشن باغ، کھربی، ناگپور

۵) دار العلوم رضائے مصطفےٰ، کھم تالاب، بھنڈارہ

۶) جماعت رضائے مصطفےٰ، ناگپور نزد درگاہ بغدادی شاہ شطرنجی پورہ، ناگپور

۷۸۶

۹۲

’’ضرب حیدری بر فتنۂ اشہری‘‘

نحمدہ و نصلّی و نسلم علیٰ رسولہ الکریم و الہ و صحبہ و حزبہ اجمعین

سیدنا سرکار تاج الاولیاء بابا تاج الدین قدس سرہ العزیز کا دیار پر انوار شہر ناگپور امن وشانتی کا گہوارہ تھا۔مگر مفتی غلام محمد خان صاحب اور مولٰنا محمد شمیم احمد نوری صاحب کے قضیہ نے اہل سنت وجماعت کے مابین اتحاد و اتفاق کو پارہ پارہ کردیا ہے۔آج ناگپور اور اس کے گرد ونواح میں اختلاف و انتشار مکابرہ ومجادلہ کا بازار گرم ہے۔شوشل میڈیا میں زہریلی تحریرات گشت کررہی ہیں جو وجہ فساد بنی ہوئی ہیں۔مسلک اعلی حضرت کے دعویداران اگر مرکز اہل سنت بریلی شریف کے قول فیصل اور فتوی شرعی پر عمل کرلیے ہوتے تو آج یہ دن دیکھنے کو نہ ملتا۔

جانشین سرکار مفتی اعظم ہند سیدی تاج الشریعہ بدر الطریقہ وارث علوم امام احمد رضا قاضی القضاۃ فی الہند افقہ الفقہاء فخر ازہر حضرت العلام الحاج مفتی اختر رضا خاں قادری دامت برکاتہم القدسیہ کے حکم شرعی کو کچھ حضرات بلا دلیل شرعی کہہ کر عوام اہل سنت کو گمراہ کرنے کی کوشش کررہے ہیں اس لیے راقم الحروف دلائل قاہرہ کی روشنی میں اور خود فریق مخالف کی تحریرات سے بھی ثابت کرے گا کہ سیدی سرکار تاج الشریعہ کا موقف صحیح ودرست وواجب العمل اور ناقابل تردید ہے اس سے انحراف یقینا راہِ حق سے انحراف ہوگا۔حضرات قارئین آپ غیر جانبدار ہو کر ٹھنڈے دل و دماغ سے آئندہ سطور کو ملاحظہ فرمائیں اور خود فیصلہ کریں کہ موقف تاج الشریعہ دلائل قاطعہ سے مبرہن ہے یا بلا دلیل شرعی ہے؟

مولٰنا شمیم نوری پر حکم کفر کی وجہ:

جناب مفتی غلام محمد خانصاحب اوران کے طرفداروں نے مولانا شمیم احمد نوری پر حکم کفر کی جو وجہ بیان کی ہیں وہ آپس میں متضاد اور ایکدوسرے کے متصادم ہے سب سے پہلے مولانا مجتبیٰ شریف صاحب کی زبانی وجہ حکم کفر سماعت فرمائیں موصوف اپنی کتاب ضیائے حقانیت میں رقمطراز ہیں کہ حضرت مفتی صاحب (مفتی غلام محمد صاحب) نے جابجا اپنی تحریروں میں شمیم نوری پر حکم کفر کی جو وجہ تحریر فرمائی وہ یہ ہے ''شمیم نوری کا قول'' نماز پڑھاتے وقت مجھے اس کے کفر کا علم نہ تھا بعد میں ہوا'' شمیم نوری کے یہ وہ الفاظ ہیں جنھیں ہمارے کانوں نے سنا اور کثیر لوگوں نے سنا جو تواتر سے زیادہ ہے اس پر ہم نے کہا اور لوگوں نے سنا کہ۔ آپ پر حکم کفر تو نہیں ہوگا ہاں حرمت سے توبہ کر لیجئے مولوی شمیم نوری نے توبہ کر لی اس کے بعد مولوی شمیم قاسم پٹھان کے چہلم کا ذکر کیا ہم نے اس سے منع کر دیا۔ عرصہ گذر جانے کے بعد جب خط وکتابت اور فون سے قاسم پٹھان کو مسلمان بتانے لگا تو اس کے بدلنے کو کفر بتایا جس کی ہم نے تصدیق کر دی (انتصار میں عبارت یوں ہے جب خط وکتابت اور فون سے (متوفی) کو مسلمان بتانے لگا تو مولوی ہارون نے اس کے بدلنے کو کفر بتایا جس کی ہم نے تصدیق کر دی ص۔ ۱۴) اس کے بعد ہم اس پر قائم ہیں کہ مولوی شمیم نوری اس کفر سے توبہ کرے جو خود ان کے پٹھان کے بارے میں اقرار کفر اور پھر اس اقرار سے بدل جانے کی وجہ سے پیدا ہوا اور نہ مسلمان اس سے تعلقات منقطع کر لیں توبہ حرمت یا عدم توبہ حرمت اسے اصل حادثہ کفر سے نہیں بچا سکتا۔ (ضیائے حقانیت صفحہ ٦)

محترم قارئین غور فرمائیں اس طویل منقولہ عبارت میں مولٰنا شمیم نوری پر حکم کفر کی وجہ قاسم پٹھان کے بارے میں اقرار کفر اور پھر اس اقرار سے بدل جانے کو قرار دیا ہے لیکن خود مفتی صاحب دوسری تحریر میں ارشاد فرماتے ہیں آپ خود ملاحظہ فرمائیں۔ مورخہ ۴/اپریل ۲۰۰۱ء کو سید شاہ شوکت حسین جدہ کے نام مفتی صاحب نے ایک خط تحریر فرمایا اس میں آپ لکھتے ہیں کہ ''مولوی شمیم نے قاسم پٹھان کی نماز جنازہ پڑھا دینے کے بعد بھری محفل

میں اس کے کفر کے علم ہونے کا اقرار کیا ہے حکم کفر سے بچانے کے لیے اس اقرار کو خبر قرار دینا مولوی شمیم کا کذب اور جھوٹ ٹھہرے گا اس لیے کہ مولوی شمیم احمد نماز جنازہ پڑھا دینے سے پہلے ہی قاسم پٹھان کے کفر کی خبر رکھتا تھا، (مکتوب مفتی غلام محمد صاحب ص ۲) ضیائے حقانیت کی منقولہ عبارت سے ثابت ہو رہا ہے کہ مولوی شمیم صاحب کو قاسم پٹھان کی نماز جنازہ سے پہلے اس کے کفر کا علم نہ تھا نماز جنازہ پڑھانے کے بعد ہوا جب کہ مکتوب کی عبارت سے یہ واضح ہو رہا ہے کہ مولوی شمیم نوری کو قاسم پٹھان کے کفریات کا علم نماز جنازہ سے پہلے ہی تھا۔ اب تمام غلامانِ اشہر پر فرض ہے کہ اس تضاد بیانی کو دور فرما کر اپنا فرض ادا کریں۔ اور ہدیۂ ازہار میں اس بابت جو مرقوم و مسطور ہے وہ تارِ عنکبوت سے بھی زیادہ ضعیف و رکیک ہے جو ارباب حل وعقد و حضرات ذی علم کے نزدیک نامقبول و غیر مسلم ہے بہر حال راقم کے خیال میں پہلی وجہ تکفیر جملہ گدایان اشہر کے نزدیک مسلم و معتبر ہے جب ہی تو الزام کفر رفع کرنے کے لیے مولٰنا مجتبیٰ شریف صاحب نے اسے اپنے رسالہ میں جگہ دیا ہے اور حزب مخالف کے فقیہ عصر مفتی کوثر حسن بلرامپوری نے بھی انتصار مفتی اعظم میں اسی وجہ تکفیر کو نقل فرمایا ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ تکفیر شمیم کے لیے وجہ مذکور کافی وشافی ہے؟ یا نہیں؟ تو اس سلسلے میں ہم اپنی تحقیق کے بجائے فریق مخالف کے معتمد مفتی حضرت علامہ کوثر حسن صاحب کی ہی تحقیق پیش کرتے ہیں تا کہ انھیں قبول کرنے میں کوئی عار محسوس نہ ہو کیونکہ مفتی موصوف ان حضرات کے نزدیک فقیہ عصر ہیں۔ دنیائے سنیت کی عبقری شخصیت ہیں اور نہ جانے کیا کیا ہیں میرا قلم رقم کرنے سے قاصر ہے۔

بہر حال فقیہ عصر رقمطراز ہیں کہ ممکن ہے قائل (مولٰنا شمیم احمد نوری) کو کسی ذریعہ سے متوفی (قاسم پٹھان) کی نسبت کسی قول یا فعل کفری کے ارتکاب پر اطمینان ہو گیا ہو اور اس پر اس نے کہا کہ (نماز جنازہ پڑھاتے وقت مجھے اس کے کفر کا علم نہ تھا بعد میں ہوا) تو یہ اسی اطمینان پر اقرار کفر بذمہ متوفی ہوا پھر بعد میں متوفی کو مسلمان کہا تو ممکن کہ ثبوت سابق میں کوئی خلل اس کے ذہن میں آیا ہو یا اخبار خلاف سمع تک پہنچی ہوں جس سے وہ اطمینان سابق

زائل ہوگیا ہو۔ بنابریں اس پر (مولوی شمیم نوری پر) الزام کفرنہیں آئے گا (انتصار مفتی اعظم مہاراشٹر صفحہ ۱۴)
حضرات ذی علم اہل سنن دیکھیں بار بار دیکھیں ہاں اشہری حضرات بھی عینک لگا کر دیکھیں کہ آپ کے فقیہ عصر نے
مولانا شمیم صاحب کی برأت کا اعلان کس طرح فرمایا ہے جزئیہ مشہورہ **اذا کان فی المسئلة وجوہ توجب الکفر
ووجه واحد یمنع فعلی المفتی ان یمیل الی ذالک الوجه** (ہندیہ ج ۲ صفحہ ۲۸۳) کا تقاضا بھی یہی ہے کہ
شمیم نوری پر الزام کفرنہیں ہوگا جیسا کہ فقیہ عصر نے ارقام فرمایا۔ سچ ہے **الفضل ما شهدت به الاعداء**۔ مدعی لاکھ
پہ بھاری ہے گواہی تیری؟

اب ہم حامیان اشہرو مکفر ان شمیم سے چند سوالات کرتے ہیں:

۱۔ مفتی کوثر صاحب آپ کے معتمد ہیں یا نہیں؟

۲۔ رسالۃ انتصار مفتی اعظم لائق استناد و قابل اعتناء ہے یا نہیں اور اس کے قول منقول پر عمل کرنا فرض، واجب جائز
ناجائز مکروہ، حرام کفر کیا ہیں؟

۳۔ رسالہ انتصار مفتی اعظم مہاراشٹر کا قول منقول شرع شریف کے مطابق ہے یا خلاف شرع اسے رکھنا چاہیے یا دریا
برد کر دینا چاہیے؟

۴۔ مفتی غلام محمد خانصاحب نے شمیم نوری پر الزام کفر دیا نیز اپنے ایک مکتوب میں توبہ وتجدید ایمان کا بھی مطالبہ کیا
مفتی کوثر حسن صاحب کی تحقیق کے مطابق درست ہے یا نہیں؟

۵۔ مفتی کوثر حسن صاحب نے مفتی غلام محمد صاحب کی طرح مولانا شمیم نوری پر الزام کفر وتوبہ وتجدید ایمان کا حکم لگایا
ہے یا نہیں اگر ہاں تو کتاب مع صفحہ حوالہ تحریر فرمائیں؟

۶۔ جس شخص پر الزام کفر نہ ہوکیا اس پر توبہ وتجدید ایمان کا حکم لگانا درست ہے؟

۷۔ تکفیر شمیم کے سلسلے میں مفتی کوثر حسن صاحب اور مفتی غلام صاحب میں سے کون حق صواب پر ہیں آیا دونوں کا

موقف ایک ہے یا الگ الگ؟

۸۔ ہدیۂ ازہار کے صفحہ ۱۲۵ پر مفتی کوثر حسن صاحب بلرامپوری اوران کے شاگرد مولانا سردار احمد کے متعلق مرقوم ہے کہ تھوڑی سی صحبت جو ہمیں ان حضرات کی نصیب ہوئی نہ صرف اس مسئلہ دائرہ بلکہ شرح عقائد و نبراس اور المعتقد و المستند وغیرہ کے مسائل مشکلہ کا وہ صاف شستہ و شافی حل پایا جس کا مثل ان آنکھوں کو نظر نہ آیا دریافت طلب امر یہ ہے کہ رسالہ مذکورہ میں برأتِ شمیم نوری اور خطائے مفتی موصوف کا شافی حل پایا یا نہیں؟

۹۔ جس شخص پر الزام کفر نہ ہو اور کوئی اپنی فہم ناقص سے حکم کفر لگا دے تو حکم عائد کرنے والے پر کیا حکم ہوگا اگر بعد اطلاع بھی اپنی خطا ظاہر نہ کرے رجوع کرنے میں حیلہ و بہانہ کرتا رہے اور اپنے موقف پر قائم و مصر رہے تو بریں تقدیر ایسے عالم و مفتی سے کوئی مواخذہ ہوگا یا نہیں اگر جواب نفی میں ہے تو پھر فتاوی رضویہ شریف کی حسب ذیل عبارت کا کیا مطلب ہے۔

امام ہمام علامہ قمقام الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔ جھوٹا مسئلہ بیان کرنا سخت شدید کبیرہ ہے اگر قصداً ہے تو شریعت پر افترا ہے اور شریعت پر افتراء اللہ عزوجل پر افتراء ہے اور اگر بے علمی سے ہے تو جاہل پر سخت حرام ہے کہ فتوی دے ہاں اگر عالم سے اتفاقاً سہو واقع ہوا اور اس نے اپنی طرف سے بے احتیاطی نہ کی اور غلط جواب صادر ہوا تو مواخذہ نہیں مگر فرض ہے کہ مطلع ہوتے ہی فوراً اپنی خطا ظاہر کرے اس پر اصرار کرے گا تو پہلی شق یعنی افتراء میں آجائے گا (ج ۹ صفحہ ۲۷۵)

۱۰۔ مفتی غلام محمد صاحب کے نزدیک مولانا شمیم احمد نوری پر حکم کفر کی علت قاسم پٹھان کے بارے میں اقرار کفر پھر اس اقرار سے بدل جانا ہے یا قاسم پٹھان کی نماز جنازہ پڑھانا ہے؟ تلک عشرۃ کاملہ یہ دس سوالات محبانِ ہدیہ ازہار کی بارگاہ میں ہدیۃً پیش ہیں امید ہے کہ جواب باصواب سے سرفراز کیا جائے گا۔

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریادیوں کرتے　　نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

یہاں پر یہ بات بھی قابل غور ہے کہ مقولۂ مولانا محمد شمیم احمد نوری بر تقدیر صدق انتساب کہ ’’نماز جنازہ پڑھاتے وقت مجھے اس کے کفر کا علم نہ تھا بعد میں ہوا‘‘ موجب توبہ ہے یا نہیں؟ جب کہ مفتی غلام محمد صاحب نے حکم دیا تھا کہ آپ پر حکم کفر تو نہیں ہوگا ہاں حرمت سے توبہ کر لیجیے تو آیئے فتاوی رضویہ شریف کی روشنی میں فیصلہ کرتے ہیں کہ مفتی موصوف کا حرمت سے حکم توبہ دینا شرع شریف کے عین مطابق ہے یا حکم شرع بیان کرنے میں خطا واقع ہوئی ہے۔ فتاوی رضویہ میں لاعلمی کی بنیاد پر کافر نصرانی کی نماز جنازہ پڑھنے والوں کے متعلق حکم شرع مرقوم ہے کہ مگر نماز پڑھنے والے اگر اس کی نصرانیت پر مطلع نہ تھے اور بر بنائے علم سابق اسے مسلمان سمجھتے تھے نہ اس تجہیز و تکفین و نماز تک، ان کے نزدیک اس شخص کا نصرانی ہوجانا ثابت ہوا تو ان افعال میں وہ اب بھی معذور و بے قصور ہیں۔ (ج ۴/ص ۱۸) اور مفتی کوثر حسن صاحب بلرامپوری اپنے رسالہ میں اس نفس مسئلہ کی توضیح ان الفاظ میں کررہے ہیں کہ جن لوگوں نے کلمہ گو میت کو مسلمان سمجھا میت کے بارے میں کسی طرح کے کفر وارتداد کا انھیں علم نہ ہوا بنابریں میت پر ان لوگوں نے نماز پڑھی اس کا کفن دفن کیا تو وہ نماز پڑھنے کفن دفن کرنے میں معذور قرار پائیں گے اور ان افعال سے ان پر گناہ نہیں ہوگا کیونکہ جب ان کے علم میں وہ مسلمان تھا تو ان پر یہ افعال بجالانے بزعم خود شرعاً لازم تھے (انتصار ص ۱۱) مذکورہ بالا حوالیجات کی روشنی میں یہ امر ثابت ہوگیا کہ شمیم احمد نوری کو حرمت سے توبہ کا حکم دینا منہاج شریعت کے مطابق نہ تھا۔ مفتی صاحب حکم دینے میں خطا کرگئے۔ خود مفتی کوثر صاحب جو مفتی غلام محمد صاحب کے وکیل صفائی ہیں وہ بھی اس بات کے مقر ہیں کہ مفتی غلام محمد صاحب سے خطائے فی الفکر واقع ہوئی (انتصار ص ۱۴) اور اس خطا کا ظہور ان کی حیات مستعار میں ہی طشت از بام ہوگئی تھی لہٰذا فتاوی رضویہ ج ۹ صفحہ ۲۷۵) کی عبارت جو سوال نمبر ۹ کے تحت مرقوم ہے اس کے مطابق مفتی غلام محمد صاحب پر رجوع لازم تھا۔ مگر ان کا رجوع رجوع ہی رہا اور وہ آنجہانی ہوگئے۔ ذیل انتصار میں عالم کی خطا کو لے کر فتاوی رضویہ کے غیر منطبق چند عبارات غلط انداز میں پیش کرکے جو یہ کہا جارہا تھا کہ اخفاء واجب ہے اخفاء واجب ہے الحمد للہ جلد نہم ص ۲۷۵ کے جزئیہ سے اس کا جواب ہوگیا کہ کب

واجب ہے ارے جناب اہلسنت سے بتقدیر الٰہی جولغزش فاحش واقع ہوا گراس کا اخفاء ہر حال میں واجب اور اشاعت حرام ہو جائے تو پھر خودسرکار اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز نے سدالفرار وشمائم العنبر یہ ودیگر اس قسم کے رسائل تحریر کر کے معاصرین کے اغلاط کی جونشاندہی فرمائی ہیں وہ کیا ہے اخفائ۔ یا اظہار؟ بحر العلوم ملاعبد العلی لکھنوی علیہ الرحمہ والرضوان کی ایک لغزش کا ذکر فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں **ولکن العجب کل العجب من العلامۃ بحر العلوم اللکنوی عفا اللہ تعالیٰ عنا وعنہ جنح فی الفواتح الی ما فی المسائرہ (ج٦ صفحہ ٢٩١)** یہ کیا ہے اخفاء یا اظہار؟ فتاوی رضویہ میں ہزاروں مسامحات اکابر کوتطفل کا نام دے کر فاضل بریلوی نے جوارقام فرمایا ہے وہ کیا ہے اخفاء یا اظہار؟ کیا سرکار اعلیٰ حضرت کو اپنا فتوی یاد نہ رہا کہ اہل سنت سے بتقدیر الٰہی جو ایسی لغزش فاحش واقع ہواس کا اخفاء واجب ہے۔اس کی اشاعت فاحشہ ہے اور اشاعت فاحشہ بنص قطعی قرآن عظیم حرام (ج ١٢ص ١٣٠) جناب۔لغزش فاحش کے اخفاء وحرمتِ اشاعت کے قائل ہم بھی ہیں مگر کس صورت میں تو سنئے جب مفتی شرع کامل احتیاط کے ساتھ فتوی صادر کرے باوجود اس کے خطا واقع ہو جائے مگر بعد اطلاع فی الفور اپنی خطا ظاہر کردے اور اس سے رجوع بھی فرمالے تو بریں صورت مفتی دین سے کوئی مواخذہ نہ ہوگا اور ان کی فروگذاشت کا اخفا واجب ہوگا اور اشاعت حرام۔اگر یہ صورت نہ ہو تو عالم ومفتی بھی ماخوذ وگرفتار ہوں گے۔امام اہل سنت علیہ الرحمہ سے سوال ہوا کہ خدا کے یہاں مفتی فتوی دینے کا ذمہ دار ہے یا وہ بھی جوفتوی پرعمل کرے۔تو آپ جواب میں ارشادفرماتے ہیں کہ اگر وہ مفتی قابل فتوی نہیں یا عامۂ مسلمین شہر دربارۂ فتوی اس پر اعتماد نہیں کرتے یا فتوی ایسا غلط ہے جس کی صریح غلطی مفتی پر ظاہر ہے یا عالم معتمد مستند نے اس کے اغلاط ظاہر کردیئے یا فتوی واقعات پرنہیں ہے اور اس میں مفتی نے اصل واقعہ چھپایا اور غلط رخ دکھایا تو مفتی اور اس پرعمل کرنے والا دونوں ماخود وگرفتار ہیں ورنہ جب تک حق واضح نہ ہو جاہل پر وبال نہیں (ج٩ صفحہ ٢٨٤) مسئلہ دائرہ میں بقول مفتی کوثرحسن صاحب مفتی غلام محمد خانصاحب سے خطا فی الفکر واقع ہوئی اور فخر عرب وعجم عالم معتمد ومستند قاضی القضاۃ فی الہند سرکار تاج الشریعہ علامہ

مفتی اختر رضا خاں قادری دامت برکاتہم القدسیہ وممتاز الفقہاء سراج المناظرین وارث علوم صدر الشریعہ محدث کبیر حضرت علامہ مفتی ضیاء المصطفی قادری امجدی مدظلہ النورانی نے اس خطا کو واشگاف بھی فرما دیا اس کے باوجود مفتی غلام محمد نے رجوع نہ کی اور اپنے غلط موقف پر مصر رہے اور آج ان کے مریدین ومتوسلین بھی اسی پر قائم ہیں لہٰذا ان پر فتویٰ امام رضا کی روشنی میں کیا حکم شرعی عائد ہوتا ہے قارئین خود فیصلہ فرمالیں۔

ہمارا تو کام ہے بس جلاتے چلو چراغ — راستے میں دوست یا دشمن کا گھر ملے

عود کفر کا مسئلہ:

مذہب اسلام میں تکفیر مسلم نہایت حساس اور سنگین مسئلہ ہے بلا قصد سبّ ودشنام، اعتقاداً کسی مسلمان کو کافر کہنا خود کفر ہے۔ قائل پر کفر عود کر جائے گا یہی سیدی تاج الشریعہ بدر الطریقہ علامہ مفتی اختر رضا خانصاحب قبلہ کا موقف ہے مگر ہمارے فریق مخالف کا موقف راجح یہ ہے کہ حکم کفر عود نہیں کرے گا انتصار وذیل انتصار وہدیہ ازہار میں فتاوی رضویہ کے غیر منطبق جزئیات وعبارات سے استدلال کی بھر پور کوشش کی ہیں وہ اپنی کوشش میں کتنا کامیاب ہیں اسکا اندازہ ہماری آئندہ سطور سے ہوجائے گا۔ تاج الشریعہ کا موقف ٹھوس دلائل کی بنیاد پر ہے۔ آیئے پہلے ان احادیث صحیحہ جلیلہ کو ملاحظہ فرمالیجیے جو صحاح ستہ کی معتمد ومستند کتب بخاری ومسلم وترمذی وغیرہا میں مذکور ومزبور ہیں۔ حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا **اذا اکفر الرجل اخاہ فقد باء بھا احدھما** جب کوئی شخص اپنے (دینی) بھائی کو کافر کہتا ہے تو دونوں میں سے کسی ایک شخص کی طرف کفر ضرور لوٹتا ہے۔ دوسری حدیث پاک میں ہے جس کو شیخین کے علاوہ امام ترمذی نے بھی نقل فرمایا ہے آقا علیہ الصلاۃ والسلام فرماتے ہیں **ایما امری قال لاخیہ یا کافر فقد باء بھا احدھما ان کان کما قال والا رجعت علیہ** جس شخص نے اپنے کسی (دینی) بھائی سے کہا ارے کافر تو کفر دونوں میں سے ایک طرف ضرور لوٹے گا اگر وہ شخص فی الواقع کافر ہوگیا تھا تو ٹھیک ورنہ کفر کہنے والے کی طرف لوٹ آئے گا۔ تیسری حدیث شریف میں ہے جس کو امام بخاری نے

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا حدیث کے الفاظ ہیں **لا یرمی رجل رجلا بالفسوق و لا یرمیه بالکفر الا ارتدت علیه ان لم یکن صاحبه کذلک** جب کوئی شخص کسی شخص کوفسق یا کفر کی تہمت لگا تا ہے وہ کفر وفسق کہنے والے پر لوٹتا ہے اگر دوسرا شخص ایسا نہیں ہے۔ چوتھی حدیث پاک میں ہے **من دعا رجلا بالکفر او قال عدو اللہ و لیس کذلک الاعاد علیه** جو شخص کسی کو لفظ کفر کے ساتھ پکارے (یعنی کافر کہے یا دشمن خدا کہے اور وہ ایسا نہیں تو یہ کلمہ اس کے قائل پر رجوع کرتا ہے۔ احادیث مبارکہ کے یہ وہ نصوص صریحہ ہیں جن کے پیش نظر بقول امام اہل سنت بہت اکابر ائمہ مثل امام ابوبکر اعمش وغیرہ عامۂ علمائے بلخ وبعض ائمہ بخارا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیھم احادیث مذکورہ پرنظر فرما کر اس حکم کو یوہیں مطلق رکھتے ہیں اور مسلمان کی تکفیر کو علی الاطلاق موجب تکفیر جانتے ہیں سیدی اسماعیل نابلسی شرح درر وغرر مولیٰ خسرو میں فرماتے ہیں **لو قال للمسلم کافر کان الفقیه ابوبکر الاعمش یقول کفر و قال غیره من مشائخ بلخ لا یکفر و اتفقت ھٰذه المسئله بِبُخارا فاجاب بعض ائمة بخارا نه یکفر فرجع الجواب الیٰ بلخ انه یکفر فمن افتی بخلاف قول الفقیه ابی بکر رجع الی قوله** (فتاوی رضویہ ج ۳ صفحہ ۳۰۹) اسی کے آگے ہے کہ مذہب صحیح ومعتمد ومرجح فقہائے کرام تفصیل ہے کہ اگر بطور سب ودشنام بے اعتقاد تکفیر کیا تو کافر نہ ہوگا ورنہ ہوجائے گا یعنی مذہب مختار ومختار للفتوی ومفتی بہ ہے علماء فرماتے ہیں جب اس نے اپنے اعتقاد میں اسے کافر سمجھا اور وہ کافر نہیں بلکہ مسلمان ہے تو اس نے دین اسلام کو کفر ٹھہر یا اور جو ایسا کہے وہ کافر ہے (مصدر سابق) اسی میں ہے کہ یہ حضرات غیر مقلدین وسائر اخلاف طوائف نجدیہ مسلمانوں کو کافر ومشرک ٹھہرا کر ہزار ہا اکابر ائمہ کے طور پر کافر ہو گئے تو بحکم شرع ان پر توبہ فرض اور تجدید ایمان لازم اس کے بعد اپنی عورتوں سے نکاح جدید کریں (ج ۳ صفحہ ۳۱۱)

اور فتاویٰ رضویہ جلد پنجم میں ہے کہ جمہور آئمہ کرام وفقہائے اعلام کا **مذہب صحیح و معتمد و مفتی به** یہی ہے کہ جو کسی ایک مسلمان کو بھی کافر اعتقاد کرے خود کافر ہے۔ ردالمحتار وغیرہا عامۂ کتب میں اسکی تصریحات واضحہ ہیں

کتب کثیرہ میں اسے فرمایا المختار للفتوی شرح تنویر میں فرمایا بہ یفتی یہ افتاء و تصحیحات اس قول اطلاق کے مقابل ہیں کہ مسلمان کو کافر کہنے والا مطلقاً کافر اگر چہ محض بطور دشنام کہے نہ از راہ اعتقاد جامع الفصولین میں ہے قال لغیرہ یا کافر الخ باختصار تو فقہائے کرام کے قول مطلق و حکم مفتی بہ دونوں کے رو سے بالاتفاق ان پر حکم کفر ثابت اور یہی حکم ظواہر احادیث صحیحہ جلیلہ سے مستفاد (ملخصاً ج ۵ ص۔۲۵۹) اسی میں ہے ثابت ہوا کہ حدیث وفقہ دونوں کے حکم سے مسلمان کی تکفیر کرنے والے پر حکم کفر لازم (ج ۵ ص۔۲۶۰)

اور سنئے: فتاوی عالمگیری میں ہے **ولو قال لمسلم اجنبی یا کافر او لا جنبیۃ یا کافرۃ ولم یقل المخاطب شیاء او قال لامراتہ یا کافرۃ لم تقل المراۃ شیا او قالت المراۃ لزوجھا یا کافر ولم یقل الزوج شیا کان الفقیہ ابو بکر الاعمش البلخی یقول یکفر ھذا القائل و قال غیرہ من مشائخ بلخ رحمھم اللہ لایکفر والمختار للفتوی فی جنس ھٰذہ المسائل ان القائل بمثل ھذہ المقالات ان اراد الشتم ولا یعتقدہ۔ کافر فخاطبہ بھذا بناء علی اعتقادہ انہ کافر یکفر کذافی الذخیر۔** (ج ۲ صفحہ ۲۷۸)

اور درمختار بیان تعزیر میں ہے **وعزر الشاتم (یا کافر) وھل یکفر ان اعتقد المسلم کافراً نعم والا لا بہ یفتی** (ردالمحتار/ ج ۳ ص ۲۰۱) اور فتاوی رضویہ ج ۶ میں ہے کہ شرح وہبانیہ ذخیرہ ونہر الفائق وردالمحتار میں ہے **لانہ لما اعتقد المسلم کافرا فقد اعتقد دین الاسلام کفرا** (ص ۱۱) کتب فقہیہ کے یہ وہ نصوص جلیلہ ہیں جن کے آئینے میں موقف تاج الشریعہ چمکتا دمکتا نظر آتا ہے اور حزب مخالف کا موقف بادلوں کے اوٹ میں غائب ہوتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ مولف ہدیہ از ہار جد الممتار جلد پنجم صفحہ ۳۸۷ کی مندرجہ ذیل عبارت **ای باعتقاد عقائد الاسلام اما اذا اعتقدہ کافرا بسببٍ فلا**، کو اپنے خیال خام میں مفید سمجھ کر اپنے موقف کے اثبات کے لیے تائیداً ضبط تحریر فرمایا ہے جب کہ حقیقت یہ ہے کہ جد الممتار کی منقولہ عبارت سے موقف تاج الشریعہ ہی کی تائید و تصویب ہوتی ہے نہ کہ فریق مخالف کے موقف کی بلکہ یہ عبارت تو ان کے لیے قیامت صغریٰ ہے ارے ائے خدا کے بندو۔ جب مسئلہ

مانحن فیه میں مفتی غلام محمد صاحب کی خطاء مسلم اور بعد ابانت خطاء تا دمِ آخر رجوع بھی ثابت نہیں بلکہ اپنی خطاء پر مصر رہنا معلوم ومشہور تو بنا بریں مولوی شمیم نوری پر حکم کفر بے سبب ہی توٹھہرا۔ جناب عالی۔ جد الممتار کی منقولہ عبارت جسے آپ شہد نایاب سمجھ رہے تھے وہ تو آپ کے لئے زہر ہلاہل ہے۔ الحاصل در بارۂ عود کفر فیصلہ کن، مذہب صحیح ومفتی بہ ومختار للفتوی یہی ہے کہ بلا قصد سب وشتم اعتقاداً کسی مسلمان کو کافر کہنا کفر ہے۔ قائل پر عود کفر کا حکم ہوگا۔ حضراتِ قارئین۔ اگر آپ کے طبع نازک پر بار محسوس نہ ہو تو اور چند حوالجات ملاحظہ فرمائیں۔ فتاوی رضویہ میں ہے بغیر ثبوت وجہ کفر کے مسلمان کو کافر کہنا سخت گناہ عظیم ہے بلکہ حدیث میں فرمایا کہ وہ کہنا اسی کہنے والے پر پلٹ آتا ہے (ج ۹ ص ۲۸۲) اور ج ٦ میں ہے کہ مسلمان کو بلا وجہ کافر کہنے پر حدیث صحیح میں ارشاد فرمایا کہ وہ کہنا اس کہنے والے ہی پر پلٹ آئے گا یعنی جب کہ بروجہ اعتقاد ہو اور بروجہ سب ودشنام تو اشد کبیرہ (ص ۴۵)

اور سنئے۔ امام اہل سنت کی بارگاہ میں جبل پور سے ایک استفتاء آیا جس میں ایک متدین عالم دین جن کے متعلق ان کے مخالفین نے نفس خلافت کے انکار کا افترا و بہتان باندھ کر اور قرآن کا منکر ٹھہرا کر ان کو دائرہ اہل سنت سے خارج کرنے اور فتوی کفر شائع کرنے کی ناپاک کوشش کی تھی فاضل بریلوی سے مستفتی ومفتی ومصدقین اور اس فتوی کے ماننے والوں اور اس پر عمل کرنے والوں کے بارے میں حکم شرعی طلب کیا گیا تو امام اہل سنت نے مفصلا ایک رسالہ تحریر فرمایا جس کا نام نابغ النور علی سوالات جبلفور رکھا اسی رسالہ میں ایک جگہ ارقام فرماتے ہیں۔ ان کے یہ چار احکام ملعونہ کاش اسی عالم دین پر محدود رہتے تو اس فتوی کے مفتی اور اس کے مصدقین بحکم ظواہر احادیث صحیحہ و نصوص کتب معتمدہ فقیہ ایک بلائے کفر سہتے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **ایما امری قال لاخیہ کافر فقد باء بھا احدھما فان کان کما قال والا رجعت علیہ** جو شخص کسی کلمہ گو کو کافر کہے ان دونوں میں سے ایک پر یہ بلا ضرور پڑے جسے کہا اگر وہ کافر تھا خیر ورنہ یہ تکفیر اسی قائل پر پلٹ آئے گی یہ کافر ہو جائے گا (ج ٦ ص ۱۱) کافر ہو جائیگا کا لفظ بتا رہا ہے کہ تکفیر مسلم کا قائل عند الفقہاء کافر ہو جاتا ہے جب کہ بروجہ اعتقاد ہو۔۔۔ عودِ کفر پر ان روشن

ارشادات کے ہوتے ہوئے مولف ہدیہ ازہار کا ذیل کی عبارت رقم کرنا کتنا تعجب خیز ہے آپ خود اندازہ لگائیں لکھتے ہیں کہ امام اہل سنت نے یہ احادیث مبارکہ جن میں کفر عود کرنے کا بیان ہے نیز در بارۂ عود کلمات فقہائے کرام سب بیان کرنے کے بعد تحقیق یہ پیش فرمائی کہ عود نہیں کرے گا۔(ہدیۂ ازہار ص ۶۸)

یہاں مولف صاحب سے صرف اتنا مطالبہ ہے کہ آپ کسی حدیث پاک، یا مذہب مختار پر کسی فقیہ کا قول، یا امام احمد رضا خاں قدس سرہ کا فرمان عالیشان جس میں بالتصریح عدم عودِ کفر کا حکم موجود ہو دکھا دیں۔ ہمیں یقین ہے کہ دنیائے اشہریت میں قیامت تو آسکتی ہے مگر مطالبہ پورا نہیں کیا جاسکتا۔ **ھاتو ابرھانکم ان کنتم صادقین** اور ہم کہے دیتے ہیں **فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ اعدت للکفرین**

رہی بات **وان ھھنا فی کلمات العلماء اطلاقا فی موضع التقئید الخ** سے مولف صاحب کا یہ سمجھنا کہ اعلیٰ حضرت کا قولِ فیصل یہ ہے کہ حکم کفر عود نہیں کرے گا تو یہ انکی خطاء فی الفہم ہے یا پھر تجاہل عارفانہ۔ امام ہمام امام احمد رضا خاں علیہ الرحمہ کی نص جلی "**انما محل الاکفار باکفار المسلم اذا کان ذلک لاعن شبھۃ اوتاویل والا فلا**" کسی کو کسی مسلمان کے کافر قرار دینے پر اس وقت کافر قرار دیا جاسکتا ہے جب اسمیں تاویل وشبہ نہ ہو ورنہ اگر ایک وہاں شبہ ہوسکتا ہو تو کافر نہیں ہوگا۔" انکی فہم کے ردوابطال کے لئے **کافی وکافل وافی وکامل شافی ونافع صافی وناصع** ہے۔ علی سبیل التنزل اگر مولف صاحب کی بات مان بھی لی جائے تو جواباً ہم کہیں گے کہ جناب یہ مذہب متکلمین ہے نہ کہ مذہب فقہاء جامع الرموز میں ہے **المختار انہ لو اعتقد ھذا لخطاب شتمالم یکفر ولو اعتقد المخاطب کافرا کفر لانہ اعتقد الاسلام کفراً کمافی العمادی ومافی المواقف انہ لم یکفر بالاجماع اریداجماع المتکلمین** مختار یہ ہے کہ اگر اس خطاب سے گالی کا اعتقاد رکھتا ہے تو کفر نہیں اور اگر مخاطب کو کافر جانتا ہے تو کفر ہوگا کیونکہ اس صورت میں اس نے اسلام کو کفر جانا ہے جیسا کہ عمادی میں ہے اور مواقف میں جو آیا ہے کہ وہ بالاجماع کافر نہیں تو اس سے اجماع متکلمین مراد ہے (بحوالہ فتاویٰ رضویہ

مترجم ج٦ص ۱۴۷)اور۔

کیا آپ نے ''الا تری ان الخوارج خذلھم اللہ تعالیٰ قداکفروا امیر المؤمنین و مولیٰ المسلمین علیاً رضی اللہ تعالیٰ عنہ ثم ھم عندنالا یکفرون''۔کی عبارت کودیکھانہیں جسکا مفاد یہ ہے کہ خوارج خذُھم اللہ نے حضرت امیر المومنین مولائے کائنات رضی المولیٰ تعالیٰ کی تکفیر کی باوجوداس کے ہم ان کی تکفیرنہیں کریں گے۔جب کہ خودسرکار اعلیٰ حضرت قدس سرہ فتاویٰ بزازیہ وعالمگیریہ کے حوالہ سے تحریر فرماتے ہیں یجب اکفارھم باکفار عثمان و علی و طلحۃ و زبیر و عائشہ رضی اللہ عنھم یعنی جولوگ ان صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کوکافر کہتے ہیں واجب ہے کہ ہم ان کافر کہنے والوں کوکافرکہیں (ج٦ص ۵۲۷)اورعلامہ شامی نے وجیز کروری میں ارشادفرمایا یجب اکفار الخوارج فی اکفارھم جمیع الامۃ سواھم خوارج کوکافرکہنا واجب ہے اس بناء پر کہ وہ اپنے ہم مذہب کے سواسب کوکافر کہتے ہیں (ج۵ صفحہ ۲٦۰)بظاہرمنقولہ بالاعبارات میں تضاد ہےلیکن حقیقت یہ ہے کہ کوئی تضادنہیں کیونکہ جلدسوم کی عبارت میں مذہب متکلمین کوذکرفرمایاہےاورجلدپنجم وششم میں مذہب فقہاءکرام کو یعنی خوارج عندالفقہاء کافرہیں۔عندالمتکلمین نہیں اس کی نظیر روافض خذُھم اللہ وغیرہم ہیں جن کی تکفیر کے بابت اقوال علماءمختلف فیہ مگرتطبیق کی صورت وہی جوہم نے کی کہ عندالفقہاء کافرہیں عندالمتکلمین نہیں چنانچہ شرح فقہ اکبرص ۱۵۵ کےحوالہ سے شرح صحیح مسلم میں ہے بان عدم التکفیر مذھب المتکلمین و التکفیر مذھب الفقھا فلا یتحد القائل بالنقیضین فلا محذور یعنی روافض وغیرہ کی تکفیر نہ کرنا متکلمین کا مذہب ہےاورتکفیر کرنا فقہاء کا مذہب ہےسوان دومتنافی قولوں کا قائل ایک نہیں ہےلہٰذا کوئی محذورشرعی نہیں (ج۱ص ۴۸۴)الحمدللہ ثم الحمدللہ ہماری اس توضیح بلیغ سے ہدیہ ازہارص ٦۸ کی مندرجہ ذیل عبارت کا شافی وکافی جواب ہوگیا جوانھوں نےلکھا تھا کہ خوارج مخذولہ نے امیر المومنین کرم اللہ تعالیٰ وجہ الکریم کی معاذاللہ تکفیر کی پھربھی ان پرحکم کفرنہیں پلٹاان میں کچھ بعد تفہیم اسی تکفیر پرمصررہےپھربھی حکم کفرنہیں پلٹا۔''

ایں گناہ درشہرے تست:

ہم نے ابتدا میں عرض کیا تھا کہ موقف تاج الشریعہ کوانشاءاللہ الکریم حزب مخالف کی تحریرات سے بھی ثابت کر دکھائیں گے گرچہ ان کا مذہب راجح عدم عود کفر ہے مگر کہیں کہیں وہ بھی حق بولنے اور لکھنے پر مجبور ہو گئے ہیں چنانچہ مفتی غلام محمد صاحب اپنے ایک مکتوب میں لکھتے ہیں کہ کسی مسلمان کو کافر کہنا یہ کفر ہے (قلمی مکتوب بنام سید شوکت حسین جدہ۔ص ۲) مولف ہدیہ ازہار و حامیان ہدیۂ ازہار سے ہمارا پرزور مطالبہ ہے کہ تکفیر مسلم اگر موجب کفر نہیں ہے تو پھر آپ کے عمدۃ المحققین کی تحریر کا کیا جواب ہے؟ اور دیکھئے۔حضرت مولانا مجتبیٰ شریف صاحب مصباحی اپنی کتاب ضیائے حقانیت میں ایک سید عالم دین کی تحریر کا رد کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ آپ کے مطابق فقیہ عصر حضرت علامہ مفتی کوثر حسن صاحب اور سینکڑوں بلکہ ہزاروں ان کے مؤیدین ومصدقین علماء وائمہ وعوام اہل سنت معاذ اللہ سب کے سب کافر ہو گئے کہ ان حضرات نے بے ثبوت توبہ فراہم کئے مومن ومسلمان بلکہ مفتی وعالم دین مانا۔گمراہ گر مولوی اوراس کے مصدقین پر فرض ہوگا کہ ان سب موقر ترین حضرات کے کفر پر شرعی دلائل قائم کریں ورنہ توبہ وتجدید ایمان وتجدید بیعت کریں۔(ص۱۹)

قارئین کرام وار بابان فکر ونظر آپ یہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ کسی شخص پر توبہ وتجدید ایمان وتجدید بیعت کا حکم شرعی اس وقت فرض ہوتا ہے جب کہ وہ شخص مبتلائے کفر ہو۔بلفظ دیگر کفر کے دلدل میں پھنسا ہوا ہو۔مولانا مجتبیٰ شریف صاحب نے چونکہ گمراہ گر مولوی (حالانکہ یہ آل رسول اور سید زادے ہیں جنھیں مولف صاحب گمراہ گر کہہ رہے ہیں) اوران کے مصدقین پر توبہ تجدید ایمان وتجدید بیعت کا حکم نافذ فرما دیا ہے (مولف صاحب نے تجدید نکاح کا حکم نہ دیکر آخر رعایت کیوں برتی ہے وہ زیر غور ہے) اور یہ حکم شرعی بلا ثبوت کفر کے درست نہیں ہوتا لامحالہ یہ تسلیم کرنا ہوگا کہ اس گمراہ گر مولوی (بقول مجتبیٰ شریف) اوراس کے مصدقین نے شرعی دلائل قائم کئے بغیر موقر ترین حضرات پر فتوی کفر دے دیا جس کی وجہ سے بحکم احادیث طیبہ وارشادات فقہاء کفر گمراہ گر مولوی اوراس کے مصدقین پر پلٹ

گیالٰہذا مجتبیٰ میاں نے توبہ تجدید ایمان وتجدید بیعت کا حکم نافذ فرما دیا۔اب اس حکم پر ہمارے چند مطالبات ہیں اولاً تو یہ کہ آپ کے مطابق اہل سنت سے بتقدیر الٰہی جو خطائے فاحش واقع ہوجائے اسے چُھپانا واجب اوراشاعت حرام تو آپنے ایک آل رسول سیدزادے کی خطاء (بقول آپ کے) رسالہ میں چھاپ کر چُھپایا ہے یا چَھپایا ہے؟ وجوب پر عمل ہوا ہے یا فعل حرام کا ارتکاب؟ ثانیاً آپ کے نزدیک تکفیر مسلم موجب عود کفر نہیں تو پھر توبہ تجدید ایمان و تجدید بیعت کا حکم کیوں؟ ثالثاً اگر سید صاحب (جسے آپ گمراہ گر کہہ رہے ہیں) آپ کی تحقیقی کتاب ہدیۂ ازہار کے جملے آپ کو ہدیہ میں پیش کرتے ہوئے یوں کہے کہ عود پر تو کیا کہوں ۔خوارج مخذولہ نے امیر المومنین کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم کی معاذ اللہ تکفیر کی پھر ان پر حکم کفر نہیں پلٹا۔ان میں کچھ بعد تفہیم اسی تکفیر پر مصر رہے پھر بھی حکم کفر نہیں پلٹا۔پھر یہ بھی کہے۔کہ وہابیہ غیر مقلدین ماضیہ نے کس جرأت وجسارت سے مسلمانوں کی تکفیر کی اور پھر امام اہل سنت قدس سرہ نے یہ احادیث مبارکہ جن میں کفر عود کرنے کا بیان ہے نیز در بارۂ عود کلمات فقہائے کرام سب بیان کرنے کے بعد تحقیق یہ پیش فرمائی کہ عود نہیں کرے گا۔

اور یہ بھی کہے

کہ بدمذہبان گمراہ ہماری تکفیریں کریں ہم پاس کلمہ سے قدم باہر نہ دھریں وہ ہر وقت اس فکر میں کہ کسی طرح ہم کو مشرک بنائیں ہم ہمیشہ اس خیال میں کہ جہاں تک ممکن انھیں مسلمان ہی بتائیں'' (از ہدیۂ ازہار) تو مولف صاحب قبلہ ایسے موقع پر آپ کا کیا جواب ہوگا۔آپ فقہاء کرام کا مذہب راجح مختار للفتوی پیش نہیں کرسکتے کہ یہ آپ کے خود ساختہ مذہب راجح کے خلاف ہوگا جواب سمجھ میں آجائے تو ضرور مطلع فرمانا

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

یہاں پر کوئی صاحب کہہ سکتا ہے کہ جناب مفتی غلام محمد صاحب چونکہ نا نا ہیں ان سے الزام کفر رفع کرنے

کے لیے عدم عودِ کفر کا حکم سنا دیا اور سید صاحب اپنا نہیں ہے اس لیے فقہاء کرام کے مذہب راجح پر عمل کرتے ہوئے ان پر توبہ تجدید ایمان وتجدید بیعت کا حکم سنا دیا۔ اپنا و بیگانہ کا تو کچھ فرق ہونا چاہیے۔ اس پر ہم سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہہ سکتے

اللہ رے خود ساختہ قانون کی نیرنگ

جو بات کہیں فخر وہی بات کہیں ننگ

اور سنئے: ممتاز الفقہاء محدث کبیر حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری امجدی مدظلہ العالی کے متعلق کسی اشہری نے نیٹ پر ایک استفتاء ڈالا ہے جس میں محدث کبیر کے عرس ونماز جنازہ وغیرہ کے تعلق سے پوچھا گیا استفتاء میں ہدیہ از ہاری کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں قرینہ سے لگتا ہے کہ مولف صاحب ہی بذات خود مستفتی ہیں۔ بہرحال مستفتی صاحب نے اپنا موقف (عدم عودِ کفر) بھول کر اس انداز میں سوال کیا ہے کہ علامہ صاحب (یعنی علامہ ضیاء المصطفیٰ) کا مفتی صاحب (یعنی مفتی غلام محمد خانصاحب) پر غیر شرعی بلا سبب الزام کفر دینا۔ کیا ان پر حکم کفر نہیں لوٹائے گا؟ مستفتی صاحب کہنا چاہ رہا ہے کہ محدث کبیر نے بلا وجہ شرعی مفتی غلام محمد صاحب پر الزام کفر دیا اس لیے ان پر کفر پلٹ گیا لہٰذا انکا عرس منانا نماز جنازہ پڑھنا حرام ہونا چاہیے۔ ہمیں نقاب پوش مستفتی صاحب سے صرف یہ کہنا ہے کہ تم پہلے ہزار بار توبہ واستغفار کرو پھر مولٰنا مجتبیٰ شریف کی بارگاہ میں اپنا استفتاء پیش کر دو اس اضافہ کے ساتھ کہ تکفیر مسلم موجب کفر ہے یا نہیں؟ پھر دیکھنا کہ تمہاری کیا درگت بنتی ہے ہاں جواب ملنے پر واٹشاپ فیس بک میں ضرور ڈالنا نوازش ہوگی حضرات اہل سنن۔ ہم نے حسب وعدہ فریق مخالف کی تحریر سے بھی ثابت کر دکھایا کہ الحمدللہ سرکار تاج الشریعہ کا موقف ہی حق وصواب ہے۔ اس سے انحراف راہِ حق سے انحراف ہوگا

مراد ما نصیحت بودو گفتیم

حوالت باخدا کردیم و رفتیم

آخری بات: مفتی کوثر حسن صاحب بلرامپوری اور مولانا مجتبیٰ شریف صاحب نے مفتی غلام محمد صاحب سے الزام کفر رفع کرنے کے لیے غیر منطبق دلائل و جزئیات سے بھی استدلال فرمایا ہے اس کا احساس ذوالعلم کے علاوہ عام قاری کو بھی ہو جاتا ہے۔ امام اہل سنت قدس سرہ کے دوست محترم حضرت مولٰنا نذیر احمد خانصاحب کے دو شاگردوں (مولوی عبدالرحیم و مولوی علاؤالدین صاحبان) کے درمیان نزاع تھی حتی کہ تکفیر تک نوبت پہنچ گئی مسئلہ سرکار اعلیٰ حضرت کی بارگاہ اقدس میں پیش ہوا آپ نے فیصلہ شرعی بلا رورعایت کے سنادیا الزامات چونکہ مولوی علاؤ الدین کی طرف سے تھے اس لیے سیدی امام احمد رضا خان فاضل بریلوی نے ان الزامات کی غلطی پر دوستانہ متنبہ فرمایا اور مولوی علاؤالدین نے اسے قبول بھی کیا یعنی اپنے الزامات سے رجوع بھی کر لی اور عدم عودِ کفر کی وجہ امام اہل سنت نے یہ بتائی کہ مولوی علاؤالدین صاحب نے مولوی عبدالرحیم صاحب کی تکفیر عنادانہ کی تھی بلکہ مسئلہ ان کی سمجھ میں یوں ہی آیا تھا جس سے انھوں نے بعد تفہیم فقیر رجوع کی تو ان پر کوئی حکم سخت نہیں۔ ہاں اگر وہ بعد اس کے کہ حق سمجھ لیے پھر بلا وجہ شرعی تکفیر کی طرف رجوع کریں تو اس وقت حکم سخت ہونا لازم ہے۔ اسی میں ہے۔ اس میں تو مولوی علاؤالدین صاحب پر حکم سخت ہونا اس شرط سے مشروط تھا کہ وہ بعد کشف شبہ تکفیر مسلم کی طرف معاذ اللہ پھر عود کریں بالجملہ یہ امر دین ہے اور دین میں کسی کی رعایت نہیں، جس طرف سے نقص عہد واقع ہو وہ ضرور اپنے حکم شرعی کا مستحق ہوگا۔ (ملخصاً فتاوی رضویہ ج ۱۲ ص ۱۲۶ ر ۱۲۷) فتاوی رضویہ میں صریح لفظوں میں موجود ہے کہ مولوی علاؤالدین نے بعد تفہیم رجوع کر لی اور اس میں یہ بھی مذکور ہے کہ بلا وجہ شرعی تکفیر کی طرف رجوع کرنا حکم سخت کو مستلزم ہے۔ لہٰذا مسئلہ دائرہ میں جب مفتی غلام محمد صاحب کی خطافی الفکر مسلم تو بہ ور جوع غیر ثابت بلکہ شمیم نوری کے متعلق اسی حکم کفر پر اصرار دراصرار تو بریں صورت ضرور بے وجہ شرعی تکفیر مسلم کی طرف رجوع لانا ہوا اور یہ فتوی امام کی روشنی میں حکم سخت کو مستلزم ہے۔ اللہ اللہ امام اہل سنت علیہ الرحمۃ والرضوان کے جس فتوی کی روشنی میں مفتی غلام محمد خانصاحب پر حکم سخت عائد ہونا ثابت ہوتا ہے۔ مفتی کوثر حسن بلرامپوری اسی فتوی کو توڑ مروڑ کر غلط توضیحات پیش کر کے مفتی غلام محمد خاں کو

بچانا چاہتے ہیں۔ مفتی کوثرحسن صاحب بے جا حمایت وطرفداری میں کیسی کیسی ٹھوکریں کھائے ہیں اسے جاننے کیلئے حضرت مولانا غلام احمد رضا خاں رضوی صاحب رضا اکیڈمی سورت کا مضمون بنام حضورتاج الشریعہ پرطعن کرنے والوں کی بے گوروکفن لاش کا جزء چہارم ضرورمطالعہ فرمائیں۔

انتصاروذیل انتصاروہدیہ ازہار سے اندازہ ہوا کہ ان صاحبان علوم کوغیر منطبق دلائل وجزئیات سے استدلال کرنے میں اچھا خاصا درک حاصل ہے اس کا بین ثبوت اپنے اثبات مدعا (عدم عودکفر) کے لیے امام قاضی عیاض، علامہ جزری وملاعلی قاری کے ان اعتراضات کوذکر کرنا ہے جوانھوں نے امام غزالی وحضرت شیخ ابن عربی قدس سرہ پر کئے تھے۔ یوں تو صاحب یلغار نے اپنے اعتبار سے تسلی بخش جواب دے دیا ہے باوجوداس کے علامہ جزری وملاعلی قاری کے اعتراضات سے استدلال کرنا ناحق شناشی وبے جاطرفداری کی دلیل ہے اورسنیئے۔

امام قاضی عیاض علیہ الرحمہ کا امام غزالی علیہ الرحمۃ پراورعلامہ جزری وملاعلی قاری علیھما الرحمہ والرضوان کا شیخ ابن عربی قدس سرہ پرمعترض ہونا بلکہ کلمات تحقیر وتکفیر تک لکھ دینا اولا تو یہ واضح کررہا ہے کہ حکم شرع عام ہے ہرایک پرحکم عائد ہوتا ہے۔ عالم ومفتی یا ولی اللہ اس سے مستثنیٰ نہیں جب ہی تو ان نفوس قدسیہ نے امام غزالی وشیخ ابن عربی جیسی مقتدر شخصیات کی جلالت علمی وعظمت ورفعت سے صرف نظر کرتے ہوئے اعتراض فرمادیا بلکہ تکفیر تک معاملہ جا پہونچا۔ یہ اور بات ہے کہ اس معاملہ میں ان حضرات عالیہ سے خطا فی الفہم ہوئی مگران کا یہ فعل بحمایت شریعت وقصد حقانیت ہے نہ نفسانیت وشیطانیت سے۔ رہی یہ بات کہ علامہ جزری وحضرت ملاعلی قاری پرحکم سخت کیوں نہ ہوا؟ حکم کفرعود کیوں نہیں کیا؟ تو جواباً عرض ہے کہ جناب اگرکوئی معتمد ومستند عالم دین دلائل وبراہین سے ان حضرات عالیہ کی خطاء فی الفہم کوان کے سامنے واضح فرمادیتا اور بعد ایضاح امرعلامہ جزری وملاعلی قاری علیھما الرحمہ والرضوان کفر مسلم کی طرف رجوع کرتے کلمات تکفیر لکھتے توضروراپنے حکم شرعی کے مستحق ہوتے کیونکہ یہ امردین ہے اورامردین میں کسی کی رعایت نہیں مگر چونکہ کسی صاحب نے ان حضرات عالیہ کی خطاء فی الفہم کو دلائل وبراہین سے ان کے

سامنے واضح نہ فرمایا اس لیے ہم پر واجب ہے کہ ہم وہی کہیں جو حضرت تاج الفحول علامہ شاہ عبد القادر بدایونی قدس سرہ نے کہا ہے کہ۔ میں باوجود اعتقاد ولایت حضرت شیخ (ابن عربی قدس سرہ) جن بعض علمائے شریعت نے مانند علامہ جزری وملا علی قاری وغیرہ کے حضرت شیخ پر اعتراض کئے بلکہ بنظر بعض اقوال منسوبہ کے کلمات تحقیر بلکہ تکفیر کے بھی لکھ دیئے ہیں میں ان کی جناب میں بھی بے ادبی کا روادار نہیں ہوں کہ ان کے ساتھ میں حسن ظن رکھتا ہوں۔ یہ فعل ان کا بھی موافق ان کی فہم کے بحمایت شریعت وقصد حقانیت ہے نہ نفسانیت وشیطانیت سے (بحوالہ انتصارص ۲۱ / ۲۲) لیکن مسئلہ دائرہ میں مفتی غلام محمد سے خطاء ہوئی اور ان کی حیات مستعار میں خطاء طشت از بام بھی ہوگئی تو بہ ورجوع کا مطالبہ بھی ہوا باوجود اس کے اپنی خطاء پر قائم رہے بنائً علیہ وہ ضرور حکم شرعی کے مستحق ہوئے کیونکہ یہ امر دین ہے اور امر دین میں کسی کی رعایت نہیں۔

صاحبو۔ آپ جس دلیل پر بھی ہاتھ دھرتے ہو وہ خود آپ پر حجت ہو جاتی ہے۔ اسے کہتے ہیں **الحق یعلو ولا یعلی**، بہر حال فریق مخالف کے دلائل خود ان کے موقف کے خلاف ہیں دیکھئے نا ہدیۂ ازہار کے صفحہ ۳۱ پر مولوی صاحب اپنے موقف راجح کو ثابت کرنے کے لیے بہار شریعت ج نہم ص ۱۱۸/ اور بحر الرائق و در مختار کے حوالے سے ایک جزئیہ نقل کرتے ہیں اور یہ جزئیہ فتاوی عالمگیری ج دوم صفحہ ۱۶۹ پر بھی موجود ہے آپ پہلے اس جزئیہ کو ملاحظہ فرمایئے بعدہٗ راقم کا جواب۔ مولف صاحب لکھتے ہیں کہ کسی شخص پر حاکم کے یہاں دعوی کیا کہ اس نے کفر کیا اور ثبوت نہ دے سکا تو مستحق تعزیر نہیں یعنی جب کہ اس کا مقصود گالی دینا یا توہین کرنا نہ ہو۔ بحر الرائق کی عبارت ان الفاظ میں ہے "**اذا ادعی شخص علی شخصٍ بدعوی تو جب تکفیرہ و عجز المدعی عن اثبات ما ادعاہ لا یجب علیہ شئ اذا صدر الکلام علی وجہ الدعوی عند حاکم شرعی**" مذکورہ بالا جزئیہ کو لے کر اشہری برادران شوشل میڈیا میں نام نہاد ضرب حق گروپ میں اتنا اودھم مچائے ہوئے ہیں کہ **الامان و الحفیظ** اس جزئیہ کو لے کر اور ہدیۂ ازہار نامی رسالہ کا رعب دکھا کر رضوی برادران کو بار بار للکارنا اور جوابی تحریر لکھنے پر اکسانا ان کا مشغلہ

ہی نہیں وظیفہ حیات بن چکا ہے ان کی دعوت مبارزت ہی نے ہمیں ان چند سطور رقم کرنے پر مجبور کیا اگر وہ طبل نہ بجاتے تو ہم کچھ بھی نہ لکھتے کیونکہ فرمان تاج الشریعہ ہمارے لیے حرف آخر ہے کیونکہ وہ بحر ہیں اور اے غوغائی گروہ سنو تم نہر بھی نہیں۔ برتقدیر تسلیم کون عاقل بحر کو چھوڑ کر نہر کے پاس جاتا ہے۔

ارے میں بھولا۔ بریلی شریف کا ایک عاقل تو گیا تھا۔ ہاں گیا تھا بے شبہ گیا تھا لیکن یہ بھی تو سنو کسی بدصورت کالے کلوٹے شخص کا نام جمیل یا حسین رکھ دینے سے وہ خوبصورت نہ ہو جائے گا۔ کسی جاہل مطلق کا نام فاضل رکھ دینے سے عالم فاضل نہ ہو جائے گا یونہی کسی ابلہ زمن اور احمق الحمقاء کا نام عاقل رکھ دینے سے عاقل نہ ہو جائے گا۔ ارے صاحب وہ تو کرایہ کا ٹٹو تھا یا شخص معروف کا دبیل بالجملہ سرکار تاج الشریعہ کی تحقیق ہمارے لیے حرف آخر ہے کیونکہ وہ جانشین مفتی اعظم ہیں۔ تاجدار اہل سنت حضور مفتی اعظم علیہ الرحمہ نے ان پر اعتماد کلی کا اظہار فرمایا ہے ان کی تحقیق میں مفتی اعظم کا تفقہ حجۃ الاسلام کی وسعت فکر اور امام احمد رضا کی جولانیت، نظر آتی ہے۔ کرم فرما اشہریوں تم نے دعوت مبارزت دے کر رضوی شیروں کو جگا دیا ہے جو تمہارے لیے نقصاندہ ہے بہر حال تم بہار شریعت اور بحر الرائق کا جزئیہ بیان کر کے عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکنا چاہتے ہو حالانکہ منقولہ جزئیہ سے تمہارا موقف ہرگز ثابت نہیں ہوتا اور نہ ہی اس جزئیہ کا مسئلہ دائرہ سے کوئی مناسبت ہے غیر منطبق جزئیہ سے استدلال کرنا تمہارا ہی طرۂ امتیاز ہے ہمارا نہیں۔ جس بہار شریعت کا نام لیتے ہو اگر اسی بہار شریعت کے منقولہ جزئیہ کے اوپر نیچے کے دونوں جزئیہ ہی نقل کر دیتے تو تمہاری دلیل کا جنازہ نکل جاتا مگر چونکہ تم کو دجل وفریب سے کام لینا تھا اس لیے فوق وتحت کے دونوں جزئیوں کو یکسر غائب کر دیئے لیکن ہم جویانِ حق وانصاف کی خاطر دونوں جزئیوں کو نقل کر دیتے ہیں۔ بہار شریعت حصہ نہم صفحہ ۱۱۷ پر مرقوم ہے کہ کسی مسلمان کو کافر کہا تو تعزیر ہے رہا یہ کہ وہ قائل خود کافر ہوگا یا نہیں اس میں دو صورتیں ہیں اگر اسے مسلمان جانتا ہے تو کافر نہ ہوا اور اگر اسے کافر اعتقاد کرتا ہے تو خود کافر ہے کہ مسلمان کو کافر جاننا دین اسلام کو کفر جاننا ہے اور دین اسلام کو کفر جاننا کفر ہے۔ اور اسی کے صفحہ ۱۱۸ پر ہے۔ رافضی، بدمذہب، منافق،

زندیق،

یہودی، نصرانی، نصرانی بچہ کافر بچہ کہنے پر بھی تعزیر ہے۔ اہل انصاف خود فیصلہ فرمائیں کہ مسئلہ **مانحن فیه** کے مطابق یہ دونوں جزئیہ ہیں یا پھر وہ جو ہدیہ از ہار میں مذکور ہے؟

مولف از ہار نے جس طرح بہار شریعت کے ایک جزئیہ کو نقل کر کے دو دو جزئیوں کو ہضم کر کے دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے بعینہ یہی حال منقولہ عربی جزئیہ کے ساتھ ہوا ہے کیونکہ مسئلہ دائرہ سے جو جزئیات متعلق تھے ان کو نظر انداز کر دیئے لہذا قارئین کرام اور متلاشیان حق وانصاف کے اطمینان قلب کے لیے ہم ان جزئیات کو آپ کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں چنانچہ فتاوی عالمگیری ج دوم صفحہ ۱۶۸ پر ہے ”**من قذف مسلما بیا فاسق و هو لیس بفاسقٍ اویا ابن فاسق یا کافر یا یهودی یا نصرانی عزر**“، اور اسی صفحہ میں ہے ”**ولو قال لرجل صالح ذی مروة یالص یامشرک یا کافر عزر**“ دیکھا آپ نے ان دونوں جزئیوں میں کتنی صراحت کے ساتھ حکم شرعی بیان کیا گیا ہے کہ مسلمان کو کافر یا نصرانی یا یہودی یا مشرک یا فاسق یا چور وغیرہ کہنے میں تعزیر ہے۔ مولف ہدیہ از ہار سے گذارش ہے کہ جناب والا آپ نے ان جزئیات سے صرف نظر کیوں فرمایا۔ کہیں ایسا تو نہیں میٹھا میٹھا ہپ ہپ کڑوا کڑوا تھو تھو ارے جناب آپ نے جس جزئیہ کو نقل فرمایا اس میں قائل نے کسی مسلمان کو کافر نہیں کہا بلکہ ایسا دعوی کیا جو موجب کفر ہو کیا کسی مسلمان کو کافر کہنا اور ایسا دعوی کرنا جو موجب کفر ہو دونوں ایک ہے؟ جواب دیجئے۔ تقریب فہم کے لیے ایک مثال پیش خدمت ہے زید کسی شریف مسلمان کے بارے جزم واعتقاد سے کہے کہ وہ کافر ہے اور بکر خالد کے بارے میں دعوی کرے کہ وہ زنار باندھتا ہے یا قشقہ لگاتا ہے کیا ازروئے فقہ حنفی زید و بکر دونوں کے لیے حکم برابر ہوگا یا کچھ فرق بھی ہوگا فقہائے احناف کی تحقیقات کے مطابق جواب باصواب دینے کی زحمت فرمائیں گے۔

انتباہ! مولف ہدیۂ از ہار نے اپنے موقف کو ثابت کرنے کے لیے فتاوی رضویہ کی حسب ذیل عبارت کہ بد مذہبان گمراہ ہماری تکفیریں کریں ہم پاس کلمہ سے قدم باہر نہ دھریں وہ ہر وقت اس فکر میں کہ کسی طرح ہم کو مشرک

بنائیں ہم ہمیشہ اس خیال میں کہ جہاں تک ممکن انھیں مسلمان ہی بتائیں'' کو پیش کیا ہے اس سے کوئی صاحب دھوکہ نہ کھائیں کہ غیر مقلدین کی تکفیر نہیں کی جائے گی بلکہ کی جائیگی کیونکہ اس عبارت میں مذہب متکلمین کے مطابق گفتگو کی گئی ہے ورنہ فقہائے کرام کے نزدیک وہ ضرور کافر ہیں خود سیدنا امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمتہ و الرضوان فرماتے ہیں کہ۔ ہاں ضرور یہ ہے کہ ہم اس باب میں قول متکلمین اختیار کرتے ہیں اور ان میں جو کسی ضروری دین کا منکر نہیں نہ ضروری دین کے کسی منکر کو مسلمان کہتا ہے اسے کافر نہیں کہتے مگر یہ صرف برائے احتیاط ہے (ج ۵ صفحہ ۲۶۱) بلکہ اب تو ان کے اتباع و اذناب پر کفر کلامی کا حکم ہے فتاوی رضویہ میں ہے۔ طوائف مذکورین وہابیہ و نیچریہ و قادنیہ وغیر مقلدین و دیوبندیہ و چکڑالویہ خذلھم اللہ تعالی اجمعین ان آیات کریمہ کے مصداق بالیقین اور قطعاً یقیناً کفار مرتدین ہیں ان میں ایک آدھ اگر چہ کافر فقہی تھا اور صدہا کفر اس پر تھے جیسے والد دہلوی مگر اب اتباع و اذناب میں اصلا کوئی ایسا نہیں جو قطعاً یقیناً اجماعاً کافر کلامی نہ ہوا یسا کہ من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر جو ان کے اقوال ملعونہ پر مطلع ہو کر ان کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے (ج ۶ ص ۹۰)

بالجملہ آخر میں موقف تاج الشریعہ کو بلا دلیل شرعی کہنے والے حضرات کو کھلا چیلنج ہے کہ وہ کسی حدیث صحیح یا مذہب راجح و مختار للفتوی کے مطابق کسی قول فقیہ یا سیدی امام اہل سنت کا کوئی فتوی دکھا دیں جس میں صریح لفظوں میں لکھا ہو کہ مسلم کی تکفیر موجب کفر نہیں ہے اور اس کے قائل پر کفر نہیں پلٹے گا یا کفر عود نہیں کرے گا۔ اگر کوئی صاحب یا نام نہاد ضرب حق گروپ کا کوئی ممبر یا غوغائی گروہ کا کوئی سرغنہ اسے ثابت کر دکھائے تو اسے منہ مانگا انعام دیا جائے گا۔ مگر ہم جانتے ہیں:

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار تم سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

وما تو فیفی الاباللہ العلی العظیم اللھم ارناالحق حقاًوالباطل باطلةً اللھم اھد نا الصراط المستقیم واحشرنامع النبین والصدیقین والشھداء والصالحین آمین بجاہ حبیب رب العلمین سیّدالانبیاءوالمرسلین وعلیٰ الہٖوصحبہٖوحزبہ اجمعین والحمدللہ رب العلمین۔

الراقم محمد اسلم القادری الرضوی البرکاتی غفرلہ القوی

پنجشنبہ ۸/ذی الحجہ ۱۴۳۸ھ ۳۱/اگست ۲۰۱۷ء

Branch Office :
Near Dargah-E-Baghdadishah, Shatranjipura, Nagpur 440008. (M.S.) India.
शाखा ऑफिस :
दरगाह ए बगदादिशाह के पास, शतरंजीपुरा, नागपुर-४४०००८. (म.ह.) इंडिया

جماعتِ رضائے مصطفٰی ناگپور

اہلِ سنت و جماعت کی یہ قدیم جماعت جس نے ماضی میں تحفظ ایمان اور تبلیغ و تشہیر مسلک اعلیٰ حضرت میں نمایاں کارنامے انجام دئے آج بھی اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ زندہ وتابندہ ہے اس کا مرکز تو مرکز اہل سنت بریلی شریف میں واقع ہے مگر اس کی زندہ درخشندہ اور نمائندہ شاخ شہر ناگپور میں بھی ہے جس کی خدمات کا چرچا زمین کی وسعت سے لے کر آسمان کی بلندی تک ہے کیوں کہ جو کار خیر بھی اخلاص کی بنیاد پر ہوا اور رضائے الٰہی کی طلب کے لئے ہو اس کا چرچہ یقیناً از کراں تا کراں ہوتا ہے۔

ناگپور میں اس شاخ کو قائم ہوئے زیادہ عرصہ نہیں گزرا مگر اس خدمات نے اوروں کو متاثر بھی کیا اور حیر بھی۔ مولا تعالیٰ اس کے کارکنان اور معانین اور صلاح کاروں کو مزید حوصلوں سے نوازے اور ان کی خدمات قبول فرماتے ہوئے دونو جہاں میں اس کا انہیں بھر پور صلہ عطا فرمائے۔ اب تک اس جماعت نے اپنے پلیٹ فارم سے جو کام کئے ہیں اس میں کتابوں کی تقسیم اور کتابوں کی اشاعت کو ترجیحی مقام حاصل ہے۔ مجموعی اعتبار سے اگر اس کے کاموں کو دیکھنا چاہیں تو یہ ہیں:

کتاب	تعداد	کتاب	تعداد
ترجمہ کنز الایمان	۳۰۰	سوانح اعلیٰ حضرت	۱۰۰۰
جاء الحق	۱۰۰	تمہید ایمان	۱۰۰۰
شجرۂ طیبہ	۵۰۰۰	تاجدار اہل سنت	۱۴۰۰
داڑھی اسلام کا شعار عظیم ہے	۴۰۰	یلغار بر ذیل انصار	۱۰۰۰
منتخب مسائل فتاویٰ رضویہ (پہلا ایڈیشن)	۱۴۰۰	منتخب مسائل فتاویٰ رضویہ (چوتھا ایڈیشن)	۱۱۰۰
ضرب حیدری بر فتنۂ اشہری		داڑھی اسلام کا شعار عظیم ہے (دوسرا ایڈیشن)	

اس کے کار پردازان میں اہل علم بھی اہل درد بھی اہل ثروت بھی اور حال وقال بھی سب دل والے ہیں کہ رضا والے ہیں جو رضا والے ہیں وہ یقیناً رضائے الٰہی والے ہیں۔ آل انڈیا جماعت رضائے مصطفٰی ناگپور کو جن کندھوں نے فیضان اعلیٰ حضرت کے سہارے سنبھال رکھا ہے۔

ہم دعا کرتے ہیں خدائے تعالیٰ ان کے جذبے ان کا اخلاص ان کا کاروبار اور اعلیٰ حضرت کے نام سے ان کی مضبوط نسبتیں سلامت رکھے اور ان کا کاروبار روز افزوں رہے کہ اس میں دین کا بھی حصہ شامل ہے۔

Visit us: www.jamatrazaemustafa.org, Email: president@jrmmail.org, asjadraza@gmial.com Contact: 09897007120, 0581-2458543
Br. Email : jamatrazaemustafangp@gmail.com. M : 9422123325, 9595292029, 9370669892, 9823832360, 9975037861, 9325656992